حکمتِ سیّد مودودیؒ

امتحان اور ہماری ذمہ داری

(ادارہ)

(۱)

"جماعتِ اسلامی محض ایک سیاسی جماعت نہیں۔ وہ ایک نظریاتی تحریک ہے اور انتخابات اِس کے کام کا ایک حصّہ ہیں۔ ہم نے نہ پہلے کبھی انتخابات پر انحصار کیا ہے اور نہ آئندہ انتخابات پر انحصار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جماعتِ اسلامی کی تاریخ آپ کے سامنے ہے۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ تئیس سال تک اِس ملک میں عام انتخابات نہیں ہوئے، لیکن اس کے باوجود جماعتِ اسلامی کی دعوت کو ملک کے ہر گوشے میں فروغ حاصل ہوا ہے۔ موجودہ انتخابات کے زمانے میں گذشتہ چھ ماہ کے اندر ہم نے خدا کے فضل سے اتنا تحریکی کام کر لیا ہے جو ہم ۲۳ سال میں بھی نہیں کر پائے تھے۔ اِن شاءاللہ یہ کام انتخابات کے نتائج کے علی الرغم ہمارے لیے بہت تقویت کا باعث بنے گا۔"

(دسمبر ۱۹۷۰ء کی ایک مجلس میں مولانا مودودیؒ کے ارشادات)

(۲)

"ہمارا کام قوم کے بگاڑ میں اضافہ کرنا نہیں، بلکہ اس بگاڑ کو دُور کرنا ہے۔ ہم نے اوّل روز سے شرافت اور اخلاق کے جس معیار کو اپنایا ہے اس کو ترک کرنے کے ہم کسی طرح روادار نہیں ہیں خواہ بگڑے ہوئے طبقہ میں سے ایک فرد بھی ہماری طرف متوجہ نہ ہو۔ ہمارے پاس صرف شرافت اور

اخلاق کا مال ہے۔ بدمعاشی، بے حیائی اور غنڈہ گردی کا مال نہیں ہے۔ یہ مال جو لوگ پسند کرتے ہیں، انہیں دوسری دوکان ہی مبارک ہو۔"

(۱۹۷۰ء کی ایک مجلس میں مولانا مودودیؒ کے ارشادات)

(۳)

"ایمان دار لوگوں پر انتخابات کے نتائج سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔ مایوسی اور ایمان کبھی یک جا نہیں ہوسکتے۔ ہمارا فرض ہے کہ خدا کی سچی راہ میں کام کئے جائیں۔ خود حق پر رہیں اور اہلِ حق کا ساتھ دیتے رہیں اور نتائج کو خدا پر چھوڑ دیں۔ اُسی کا دین ہے اور اُسی کا ملک۔ وہ جو بہتر سمجھے گا، کرے گا۔"

(۱۹۷۰ء کی ایک مجلس میں مولانا مودودیؒ کے ارشادات)

(۴)

"جماعتِ اسلامی اپنے نام اور اپنے ہی پروگرام کے مطابق کام کرے گی۔ وہ کسی کی خوشنودی کی خاطر یا فتح اور کامیابی کی لالچ میں اپنے پروگرام کو نہیں بدلے گی۔ آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں۔ آخرکار لوگ ہماری بات ضرور مان لیں گے اور باطل کا ساتھ چھوڑ کر حق کا ساتھ دیں گے۔"

(۱۹۷۰ء کی ایک مجلس میں مولانا مودودی کے ارشادات)

(۵)

"اِس حقیقت کو آپ جان لیں تو یہ بات بھی سمجھ میں بخوبی آسکتی ہے کہ اہلِ حق کی اصل ذمہ داری یہ نہیں ہے کہ وہ باطل کو مٹا دیں اور حق کو اس کی جگہ قائم کر دیں۔ بلکہ ان کی اصل ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنی حد تک باطل کو مٹانے اور حق کو غالب و سربلند کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ صحیح اور مناسب و کارگر طریقوں سے کوشش کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ یہی کوشش خدا کی نگاہ میں ان کی کامیابی و ناکامی کا اصل معیار ہے۔ اِس میں اگر ان کی طرف سے دانستہ کوئی کوتاہی نہ ہو تو خدا کے یہاں وہ کامیاب ہیں۔ خواہ دُنیا میں باطل کا غلبہ اُن کے ہٹائے نہ ہٹے اور شیطان کی پارٹی کا زور اُن کے

توڑے نہ ٹوٹ سکے۔" (جنوری ۱۹۷۱ء میں مولانا مودودیؒ کا کارکنوں سے خطاب)

(۶)

"حق پرستوں کا امتحان اس میں ہے کہ وہ حق کو غالب کرنے کے لیے کہاں تک جان لڑاتے ہیں۔ عام انسانوں کا امتحان اس میں ہے کہ وہ حق کے علمبرداروں کا ساتھ دیتے ہیں یا باطل کے علمبرداروں کا اور باطل پرستوں کا امتحان اس میں ہے کہ وہ حق سے منہ موڑ کر باطل کی حمایت میں کتنی ہٹ دھرمی دکھاتے ہیں۔ اور حق کی مخالفت میں آخرکار خباثت کی کس حد تک پہنچتے ہیں۔ یہ ایک کھلا مقابلہ ہے جس میں اگر حق اور راستی کے لیے سعی کرنے والے پٹ رہے ہوں تو اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ حق ناکام ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ خاموشی کے ساتھ اپنے دین کی مغلوبی کو دیکھ رہا ہے۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ حق کے لیے کام کرنے والے اللہ کے امتحان میں زیادہ سے زیادہ نمبر پا رہے ہیں۔ ان پر ظلم کرنے والے اپنی عاقبت زیادہ سے زیادہ خراب کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور وہ سب لوگ اپنے آپ کو بڑے خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ جو اس مقابلے کے دوران میں محض تماشائی بن کر رہے ہوں یا جنہوں نے حق کا ساتھ دینے سے پہلو تہی کی ہو یا جنہوں نے باطل کو غالب دیکھ کر اس کا ساتھ دیا ہو۔"

(جنوری ۱۹۷۱ء میں مولانا مودودیؒ کا کارکنوں سے خطاب)

(۷)

"خدا کی اس کھلی امتحان گاہ میں کافر، مومن، منافق، عاصی اور مطیع سب ہی ہمیشہ اپنا امتحان دیتے رہے ہیں اور آج بھی دے رہے ہیں۔ اس میں فیصلہ کن چیز کوئی زبانی دعویٰ نہیں، بلکہ عملی کردار ہے۔ اور اس کا نتیجہ بھی مردم شماری کے رجسٹر دیکھ کر نہیں بلکہ ہر شخص کا، ہر گروہ کا اور ہر قوم کا کارنامہ حیات دیکھ کر ہی ہوگا۔"

(جنوری ۱۹۷۱ء میں مولانا مودودیؒ کا کارکنوں سے خطاب)